

وَنِيرُ جَلِيسِ فِي الزَّمَانِ كِتَابٌ



# میزان

قِبْصَرَةُ كِتَابٍ

نام رسالہ : ماہنامہ میجانی کراچی، سیرت رسول نبیر ﷺ

مدیر اعلیٰ : محمد و مزادہ احمد خیر الدین انصاری

تبلیغہ نگار : پروفیسر محمد اقبال جاوید

صفحات : ۸۲

ملئے کا پتہ : بی، ۱۹۔ بلاک اے، نارتھ ناظم آباد کراچی، پوسٹ کوڈ ۷۳۷۲، ۷۳۰۳۰۱۳۲۰

قیمت : ۴۰ روپے

اس کائنات میں خیر جہاں بھی ہے جس رنگ اور آہنگ سے ہے وہ نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک کا فیض ہے۔ یہ سیرت، قرآنی انوار کا عکسِ حیل ہے اور قرآن کے انوار اور اسرار ایسے ہیں کہ روز بروز نکھرتے ہی جا رہے ہیں۔ نہ یہ عجائب ختم ہوتے ہیں اور نہ سیرت اقدس کی عظمتوں کا سلسلہ رکتا ہے، ذکر محمد ﷺ کی رفعت و دوستت کا مقصد اسوہ و سنت کا تحفظ ہے۔ جس طرح قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود سنجا لاء، اسی طرح حضور ﷺ کی سیرت کو تقدیس کی وہ عظمت عطا کی گئی کہ وہ ہر دوسرے کے لئے معیارِ عمل بنتی چلی جا رہی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی حیات پاک کے ہر لمحے کو اللہ تعالیٰ کی بر اہ راست رہنمائی کا تحفظ نصیب تھا اسی لئے کہا گیا ”فَإِنَّكَ بِسَاعِينَا“ کہ آپ ﷺ تو ہماری نگاہوں میں لستے ہیں، نتیجہ معلوم کہ۔

ہر خیر تری سیرت تاباں سے چلی ہے  
خوبیوں کی ہر اک موج گلتاں سے چلی ہے

ہر دشت کو، ہر باغ کو سیراب کرے گی  
بارش جو ترے ابر خراماں سے چلی ہے  
اردو رسائل کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نبیر، رفعت ذکر کے اسی تسلسل کا ایک ایسا  
خوبصورت سلسہ ہیں جو مارچ ۱۹۱۱ء کے ”نظام الشائخ دہلی“ سے لے کر ”ماہنامہ میجانی کراچی“ کے زیر  
نظر شمارے تک پہنچتا اور پھولتا اور پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے، اس خصوصی شمارے میں رسالت مآب ﷺ کی  
پرانوار زندگی کے چند اہم گوشوں کا احاطہ کرنے کی امکانی سمجھی کی گئی ہے حضرت مولانا سید زوار حسین شاہؒ ،  
حضرت حافظ سید فضل الرحمن شاہ، مولانا سید عزیز الرحمن شاہ، حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر حافظ  
فیوض الرحمن قادری اور حافظ حقانی میاں قادری کے اسامے گرامی مقالات سیرت کی فکری رفتار، علمی  
علمتوں اور معنوی اثر پذیر یوں کی ضمانت ہیں کہ یہ شخصیات علمی اعتبار ہی سے وقیع نہیں ہیں بلکہ زہداً اتنا  
کے نقطہ نظر سے بھی قابل قدر اور قابل تقدیم ہیں۔ بھی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں قاری کے ذہن کو قائل  
کرنے کے ساتھ ساتھ، دل کو بھی گھاکل کرتی چلی جاتی ہیں کہ ان میں لکھنے والوں کا گذاں فکر اور حسن عمل،  
قلم قلم اور حرف حرف لودے رہا ہے، یہ گنبد خضرا سے تعلق خاطر کا ایک دل آور زیر ثمر ہے کہ فکر میں رعنائی  
ہے تو اسی نام سے، قلم میں زیبائی ہے تو اسی ذکر سے، اور خیال میں پہنائی ہے تو اسی تصور سے ۔

ترے نکسوں پہ گویا آج بھی دسترس میری

یہ جب شیشے میں آتے ہیں مری تحریر بنتے ہیں

پروفیسر عبدالرؤوف ظفر کا مضمون ”سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں تربیت اولاد“، حافظ حقانی  
میاں قادری کی تحریر، ”تعلیم و تربیت سیرت طیبہ کی روشنی میں“ اور پروفیسر سید حیدر شاہ کا مقالہ ”اسوہ حسنہ کی  
روشنی میں بچوں کی مگہداثت“، تحقیقی اور فکری نوعیت کی نئی کاؤشیں ہیں جو اس نقطہ نظر سے بالخصوص قابل  
غور ہیں کہ دور حاضر کے انگلش میڈیم تعلیمی ادارے نئی پود کو دینی تقدروں سے بیگانہ کر رہے ہیں اور  
ہمارے بچے روز بروز سیکولر ازم کے سانچے میں ڈھلتے جا رہے ہیں جب کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کو اسلامی  
خطوط پر استوار کرنا حال اور مستقبل کی ایک اہم ترین ضرورت ہے بصورت دیگر آج کے والدین اس  
فرودگذشت کے لئے روزِ حشر جواب دہ ہیں۔

”دستک“ کے عنوان سے محمد زادہ احمد خیر الدین انصاری نقشبندی کا ادارہ یہ گستاخ رسول  
کے بدترین انجام سے متعلق ہے کہ مدعاً نبوت یوسف کذاب کو کوٹ لکھپت جیل میں سزاۓ موت کے  
ایک قیدی حافظ محمد طارق نے پتوں کے پے در پے فائز کر کے قتل کر دیا، یوسف کذاب و بد ذات خود کو

انسان کامل، امام وقت اور مدعاً نبوت کہتا رہا اور اپنے اہل خانہ کو نعمود باشد اہل بیت سے تعبیر اور اپنے معتقدین کو (خاکم بدین) اصحاب کرام سے پکارتا رہا، سزاۓ موت کا ایک قیدی جیل کی تمام تر پابندیوں کے باوجود سب پر بازی لے گیا کہ اس نوع کے ناپاک شخص کوئی الفوکیفر کردار تک پہنچانے کا شرعی حکم ہے، ہم قلمکار، ہم خطیب، ہم مدیر، زبان و قلم کی شطرنج بچانے ہی کو کردار کی معراج سمجھتے ہیں جبکہ بازی کوئی نمازی علم الدین اور کوئی حافظ محمد طارق لے جاتا ہے۔ یاد رہے کہ وفا اور غیرت عالمی مظاہرے کی طلب گار ہے، لفظی خوشناجیوں کی منافقت نہیں چاہتی۔

یہ بھی دیکھا ہے کہ جب آجائے غیرت کا مقام  
اپنی سولی اپنے کاندھے پر اٹھایتے ہیں لوگ

”دریں سیحائی“ نے مطلع خارج ارادت و محبت میں حضرت امداد اللہ مجاهد حنفی، علامہ سید سلیمان ندوی، ماہر القادری، شاربارہ بنکوی، حکیم محمد اختر، پروفیسر اقبال عظیم، سید شمس وارثی، مولانا مفتی محمد شفیع، اور پروفیسر جن ناتھ آزادی کی معروف نتوں پر اتفاقی ہے اور جدید نسل کے نمائندہ شاعروں سے دامن پھایا ہے کہ وہ الاما شاء اللہ (حکم ہمیشہ اکثریت پر لگایا جاتا ہے) اسرار قرآنی، انوار رسالت ﷺ اور آداب نعمت گوئی سے نابلدیں اور غزلِ کونت بنانے کی کوششوں میں صرف اس لئے مصروف ہیں کہ دور نعمت کا ہے، آج نعمت گوئی کے سلسلے میں ایک دوڑگی ہوئی ہے اور ”باخلص حضرات“ نے تلوار کی دھار پر چلنے کو انتہائی آسان سمجھ لیا ہے، کون سمجھائے کہ۔

نالہ ہے بلبل شوریدہ ترا خام ابھی  
اپنے سینے میں اسے اور ذرا تھام ابھی

